دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر:FMD-1469　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　تاریخ:15-07-2019

سجدے میں جاتے ہوئے یا رکوع و سجدے سے اٹھتے ہوئے کپڑا درست کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ سجدے میں جاتے وقت شلوار کو اوپر کرنا یا قمیص کو سمیٹنا، اسی طرح رکوع یا سجدے سے اٹھتے وقت ایک یا دونوں ہاتھوں سے قمیص کو درست کرنا کیسا ہے؟

سائل: محمد عبداللہ (G-5، نیو کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سجدے میں جاتے وقت ایک ساتھ دونوں ہاتھوں سے شلوار اوپر کی طرف کھینچنا یا قمیص کا دامن سمیٹنا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز و گناہ ہے کہ یہ کفِ ثوب میں داخل ہے جس سے حدیث شریف میں منع فرمایا گیا ہے اور ایسی صورت میں نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

البتہ رکوع سے اٹھنے کے بعد یا سجدہ سے قیام کی طرف آنے کے بعد کبھی کبھار کپڑا جسم سے چپک جاتا ہے، تو اسے عملِ قلیل کے ذریعہ چھڑانے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ عمل مفید ہے اور ایک ہاتھ سے بآسانی ہو سکتا ہے۔اس لیے اس میں دونوں ہاتھوں کا استعمال نہ کیا جائے کہ ضرورت ایک ہاتھ سے بھی پوری ہو جاتی ہے۔ اس موقع پر دوسرے ہاتھ کو بھی استعمال کرنا بے فائدہ ہو گا اور نماز میں عمل قلیل غیر مفید کا ارتکاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

یاد رہے کہ اگر دونوں ہاتھوں کا استعمال اس انداز سے کیا کہ دور سے کوئی دیکھے تو اس کا ظن غالب یہی ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو یہ صورت عمل کثیر ہو گی، جس کی بناء پر نماز ہی فاسد ہو جائے گی۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "یکرہ للمصلی ان یعبث بثوبہ او لحیتہ او جسدہ وان یکف ثوبہ بان یرفع ثوبہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود کذا فی معراج الدرایۃ ولا باس بان ینفض ثوبہ کیلا یلتف بجسدہ فی الرکوع" یعنی نمازی کا اپنے کپڑے، داڑھی یا جسم کے ساتھ کھیلنا مکروہ ہے اور کپڑا سمیٹنا یوں کہ سجدہ کا ارادہ کرتے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھا لے یہ بھی مکروہ ہے۔ جیسا کہ معراج الدرایہ میں ہے اور کپڑا جھاڑنا تا کہ رکوع میں جسم سے چپک نہ جائے اس میں کوئی حرج نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد1، صفحہ105، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ردالمحتار میں نقل فرماتے ہیں:"قال فی النهاية وحاصله ان كل عمل هو مفيد للمصلی فلا باس به، اصله ماروی ان النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم عرق فی صلاته فسلت العرق عن جبينه ای مسحه لانه كان يوذيه فكان مفيدا وفی زمن الصيف كان اذا قام من السجود نفض ثوبه يمنة او يسرة لانه كان مفيدا كی لاتبقی صورة۔ فاما ماليس بمفيد فهو عبث" یعنی نہایہ میں ہے"حاصل کلام یہ ہے کہ ہر وہ عمل کہ جو نمازی کے لیے مفید ہو، اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کی اصل یہ روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نماز میں پسینہ آیا تو آپ نے پونچھ لیا یعنی ہاتھ پھیر کر صاف کر دیا، چونکہ یہ تکلیف کا باعث ہے لہذا یہ مفید عمل ہے اور گرمی کے زمانہ میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب سجدہ سے قیام فرماتے تو دائیں یا بائیں طرف سے کپڑا اچھڑا لیتے کہ یہ بھی مفید عمل ہے تاکہ جسم کی ہیئت ظاہر نہ ہو۔ رہا وہ عمل کہ جو مفید نہ ہو تو وہ عبث و مکروہ ہے۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ490، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت مکروہات تحریمی کے بیان میں ہے:"کپڑا اسمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا، اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے کیا ہو اور اگر بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔"

(بہارشریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ624، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے:"کپڑا اسمیٹنا جیسا کہ ناواقف لوگ سجدہ میں جاتے ہوئے آگے یا پیچھے کے کپڑے کو اٹھاتے ہیں، یہ مفسد نماز نہیں بلکہ مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔ جس نماز میں ایسا کیا گیا، اس نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔"

(فتاویٰ فیض الرسول، جلد1، صفحہ276، مطبوعہ شبیر برادرز)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں نماز کے مکروہات تنزیہی کی صورتوں کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:"ہر وہ عملِ قلیل کہ مصلی کے لئے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو، مکروہ ہے۔"

(بہارِشریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ631، مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

11 ذوالقعدۃ الحرام 1440ھ / 15 جولائی 2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے